رکوع نمبر ۱ — سُورۃ الرعد ۱۳ پ۱۳ - ع ۷ — وما ابرئ ۱۳/۷

آیات ۱ تا ۷

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ
سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ
تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾
وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾
وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ
وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ
نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾
وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا
تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ
وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ
وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع

سورۂ رعد مکی ہے اور اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
المرا (اے محمدؐ) یہ کتاب (الٰہی) کی آیتیں ہیں۔ اور جو تمہارے
پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے لیکن اکثر لوگ
ایمان نہیں لاتے ﴿۱﴾
خدا وہی تو ہے جس نے ستونوں کے بغیر آسمان جیسا کہ تم دیکھتے
ہو (اتنے) اونچے بنائے۔ پھر عرش پر جا ٹھہرا اور سورج اور چاند
کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک ایک میعاد معین تک گردش کر رہا ہے
وہی (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتا ہے (اس طرح) وہ اپنی
آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم اپنے پروردگار کے
روبرو جانے کا یقین کرو ﴿۲﴾
اور وہ وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور
اس میں پہاڑ اور دریا پیدا کئے۔ اور ہر طرح
کے میووں کی دو دو قسمیں بنائیں۔ وہی رات
کو دن کا لباس پہناتا ہے۔ غور کرنے والوں کے لئے
اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۳﴾
اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں۔ ایک دوسرے
سے ملے ہوئے اور انگور کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے درخت۔ بعض
کی بہت سی شاخیں ہیں اور بعض کی اتنی نہیں (ان سب کو) باوجودیکہ
پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے۔ اور ہم بعض میووں کو بعض پر لذت
میں فضیلت دیتے ہیں۔ اس میں سمجھنے والوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۴﴾
اگر تم عجیب بات سننی چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب
ہے کہ جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو
پیدا ہوں گے؟ یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار سے منکر
ہوئے ہیں۔ اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔
اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے ﴿۵﴾
اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے تم سے برائی کے جلد خواستگار
(یعنی طالب عذاب) ہیں حالانکہ ان سے پہلے عذاب (واقع)
ہو چکے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار لوگوں کو باوجود ان کی بے انصافیوں کے
معاف کرنے والا ہے۔ اور بےشک تمہارا پروردگار سخت عذاب دینے والا ہے ﴿۶﴾
اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے
کوئی نشانی نازل نہیں ہوئی۔ سو (اے محمدؐ) تم تو صرف
ہدایت کرنے والے ہو اور ہر ایک قوم کیلئے رہنما ہوا کرتا ہے ﴿۷﴾

THE THUNDER

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Alif. Lâm. Mîm. Râ. These are verses of the Scripture. That which is revealed unto thee from thy Lord is the Truth, but most of mankind believe not.

2. Allah it is Who raised up the heavens without visible supports, then mounted the Throne, and compelled the sun and the moon to be of service, each runneth unto an appointed term; He ordereth the course; He detaileth the revelations, that haply ye may be certain of the meeting with your Lord.

3. And He it is Who spread out the earth and placed therein firm hills and flowing streams, and of all fruits he placed therein two spouses (male and female). He covereth the night with the day. Lo! herein verily are portents for people who take thought.

4. "And in the Earth are neighbouring tracts, vineyards and ploughed lands, and date-palms, like and unlike," which are watered with one water. And We have made some of them to excel others in fruit. Lo! herein verily are portents for people who have sense.

5. And if thou wonderest, then wondrous is their saying: When we are dust, are we then forsooth (to be raised) in a new creation? Such are they who disbelieve in their Lord; such have carcans on their necks; such are rightful owners of the Fire, they will abide therein.

6. And they bid thee hasten on the evil rather than the good, when exemplary punishments have indeed occurred before them. But lo! thy Lord is rich in pardon for mankind despite their wrong, and lo! thy Lord is strong in punishment.

7. Those who disbelieve say: If only some portent were sent down upon him from his Lord! Thou art a warner only, and for every folk is a guide.

اسرار و معارف

الٓمّٓرٰ، تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ : ۱ تا ۷ ، یہ سورہ مبارکہ بھی مکّہ مکرّمہ میں نازل ہونے والی سُورتوں میں سے ہے اور سورہ یوسف کے آخر کا مضمون یعنی توحید باری کا ثبوت اور نبوّت کی حقانیت ہی کے دلائل کا تسلسل ہے کہ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ مضامین ایک بے مثال کتاب میں ہیں۔ جو اللہ کا ذاتی کلام ہے اور جو بجائے خود ایک بہت بڑا معجزہ ہے کہ اس کی نظیر پیش کرنا انسانی بس میں نہیں اور جو کچھ اس میں فرمایا گیا ہے۔ انسان کبھی اسے غلط ثابت نہیں کرسکتا اگرچہ اس میں دُنیاوی اُمور تولید و افزائش کے مسائل اور صورتیں سیاسیات ، اخلاقیات اور معاشیات تک بیان کی گئی ہیں۔ واقعاتِ عالم کے بارے پیشگوئیاں جو پُوری اُتری ہیں تو اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو الٰہیات اور آخرت کے بارے اس کے ارشادات کو نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ تو خود اللہ کا ذاتی کلام ہے۔

حدیثِ رسُولؐ بھی مُنزّل مِن اللہ ہوتی ہے

آپ جو کچھ بھی دین کے بارے یا ذاتِ صفاتِ باری کے متعلق یا آخرت اور عذاب و ثواب کی بات ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی آپ اپنی رائے سے نہیں۔ بلکہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی بات ہی ارشاد فرماتے ہیں اور آپؐ کے ارشادِ عالیہ کو بھی کوئی بھی کسی طرح سے چیلنج نہیں کرسکتا۔ نہ ان میں کبھی کوئی بات غلط ثابت کرسکتا ہے تو اس سے ثابت ہے۔ کہ حدیثِ رسُولؐ بھی اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے اور اس پر ایمان ایسا ہی ضروری ہے جیسا قرآنِ حکیم پر فرق صرف یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہیں اس لیے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث میں معانی اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں مگر الفاظ رسُول اللہ ﷺ کے لہٰذا اس کی تلاوت نماز وغیرہ میں نہیں کی جاتی۔ لہٰذا آپؐ کے ارشادات بھی منزل من اللہ ہونے کے باعث حق ہیں لیکن لوگوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ اس کے باوجُود اکثریت انکار کیے بیٹھی ہے اور دولتِ ایمان سے محروم ہے۔

اگر اللہ نبی ارسال نہ فرماتا اور کتاب بھی نازل نہ ہوتی تو بھی اس قدر دلائل نظامِ عالم میں موجود

تھے کہ اللہ کی عظمت پہ ایمان لانا انسان کا فریضہ ثابت ہوتا ہے۔ اے انسان ذرا دیکھ اس کی قدرت کاملہ کو کہ جس آسمان کو تو دیکھتا ہے اُسے اللہ نے بغیر کسی ستون، دیوار یا مدد کے تمام سیاروں کے گرد قائم فرما دیا ہے۔

فلاسفہ کے اقوال آسمان کے بارے

فلاسفہ کا خیال ہے کہ یہ نیلگوں نظر آنے والا آسمان نہیں۔ بلکہ فضا میں جہاں انسانی نگاہ کام کرنا چھوڑ دیتی ہے وہاں اسے نیلگوں سی روشنی نظر آتی ہے مگر اس بات سے فلاسفہ بھی انکار نہیں کر سکتے کہ شاید اس روشنی میں آسمان کی جھلک بھی موجود ہو اور اس کا رنگ بھی ایسا ہی نظر آتا ہو۔ یہاں ارشاد ہے کہ یہ آسمان ہے جیسے تم دیکھتے ہو اور پھر اُس نے عرش کو تختِ سلطنت اور نظامِ عالم کے چلانے کا مرکز قرار دے دیا۔ یہ خیال کہ اللہ عرش پر تشریف فرما ہے درست نہیں اس کی ذات حدود سے بالاتر ہے۔ اور اگر عرش پر بیٹھنا مانا جائے تو ایک حد تو مقرر ہو گئی جو نا جائز ہے ہاں اپنی شان کے مطابق وہاں جلوہ فگن ہے کہ تمام نظامِ عالم کو چلانے کا مرکز عرش کو قرار دے دیا ہے۔ پھر اسی نے سُورج چاند یعنی نظامِ شمسی کو ایک فریضہ ادا کرنے پہ پابند کر دیا کہ اربوں، کھربوں سالوں سے ایک خاص رفتار پہ ایک خاص راستے پہ ایک مقررہ انداز سے چل کر خدمت انجام دے رہے ہیں اور پورا نظامِ عالم ان سے اثر پذیر ہے۔ اگر ان کی رفتار یا روشنی اور قوّت کی مقدار میں عدمِ توازن آ جائے۔ انسانی زندگی اور نسل تک متاثر ہو مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

تقدیر اور تدبیر

وہی ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے۔ انسان اگرچہ اسباب کو اختیار کرنے کا مکلّف ہے۔ اور ناجائز ذرائع کے مقابل جائز اور حلال ذرائع اختیار کرنا ہی اسے زیب دیتا ہے مگر یہ اسباب و ذرائع مؤثر بالذات نہیں ہوتے بلکہ ان میں اثر پیدا کرنا اور ان سے نتیجہ برآمد کرنا یہ اللہ کا کام ہے اور وہی نظامِ عالم کے تمام امور کی تدبیر فرماتا ہے اور بے شمار دلائل نظامِ عالم میں بھی اس نے نہایت تفصیل کے ساتھ سمو دیئے ہیں کہ ان سب سے سبق حاصل کر کے انسان یہ یقین کر سکے کہ اسے اپنے مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ کہ جب نظامِ عالم کے ہر کام کا ایک انجام ہے تو حیاتِ انسانی

کا بھی یقیناً ایک انجام ہو گا۔ اُس کی قدرتِ کاملہ کو دیکھو کہ زمین کو بچھا دیا اگرچہ کُرّہ ہے مگر ہر جگہ سے اور ہر طرف سے بچھونا بنی ہُوئی ہے۔ پھر اس پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کر دیئے جو زمین کے توازن قائم رکھنے کی خدمت کے ساتھ اپنی چوٹیوں پر برف کی صُورت میں پانی کا شفاف سمندر لیے کھڑے ہیں اور یُوں ان سے دریا، ندیاں اور چشمے پھُوٹتے ہیں جو زمین سے طرح طرح کی روئیدگی اور بہترین پھلوں کے پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں اور اس نے ہر ہر پھل میں رنگا رنگی پیدا کر دی۔ ایک ہی شاخ پر لگنے والا پھل کھٹا بھی ہے اور میٹھا بھی۔ نیز پھلوں کی اس قدر اقسام پیدا فرما دیں کہ شمار ناممکن، انسانی بس میں نہیں کہ صرف گن ہی لے اور ان میں نر و مادہ پیدا فرما دیئے کہ نر کے اجزا مادہ پودے تک پہنچیں تو پھل دیتا ہے اور ایسا قادر ہے کہ دن کے اُجالوں پر رات کی سیاہ چادر ڈال دیتا ہے۔ دن کے باعث الگ نعمتیں تقسیم ہوتی ہیں اور شب کا آنا دُوسری طرح کے انعامات بٹنے کا باعث بنتا ہے۔ ان سب امور میں ایسے لوگوں کے لیے جنہیں غور و فکر نصیب ہو بے شمار نشانیاں ہیں۔

ایک ہی قطعہ زمین پر مختلف اور متصل ٹکڑوں میں الگ الگ قسم کے پھل پھُول بہار دے رہے ہیں زمین ایک ہے پانی ایک جیسا دیا جاتا ہے۔ مگر ہر تنکے کے ہاتھ میں الگ قسم کا پھُول ہے۔ رنگ الگ بُو جدا، ذائقہ علیحدہ اور تاثیر اپنی رکھتا ہے۔ یہی حال پھلوں اور اجناس کا ہے کہ ایک ایک کھیت میں ایک ہی پانی سے کس قدر مختلف النوع کھیتیاں پیدا فرماتا ہے، اور ایک ایک باغ میں کس قدر مختلف النوع پھل، کہیں انگوروں کی بہار ہے تو دوسری جگہ کھجور جیسے تناور درخت کھڑے ہیں۔ اور ہر ہر پھل ہر ہر غلے کی تاثیر جُدا رکھ دی ہے اگر عقل سلامت ہو تو اللہ کی عظمت اور قدرتِ کاملہ کے یہ بہترین گواہ اور اس کی تخلیق کے شاہکار ہیں۔

یہ سب کچھ دیکھ کر کفار کا یہ کہنا کہ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور ہمارے ابدان گل سڑ کر مٹی بن جائیں گے تو پھر دوبارہ ہم نئے سرے سے کیسے بنائے جا سکیں گے۔ سب سے عجیب تر یہ ہے کہ ہر آن کائنات میں کس قدر چیزیں فنا ہوتی ہیں اور پھر دوبارہ نئی بن رہی ہیں اس کا شمار ناممکن، خود انسانی وجُود کی تخلیق میں جو مادہ غذا کے طور پر جسم بنانے کے کام آتا ہے۔ اس کے ذرات دُنیا میں دُور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے

ہیں کہ ان سب کو یکجا کر کے ایک بدن کی تعمیر پر صرف کرنا صرف اسی کی قدرتِ کاملہ سے ممکن ہے تو مرکر تو بدن کے اجزا اس قدر منتشر بھی نہیں ہو سکتے۔ بھلا جس خالق نے پہلے بنایا اس کے لیے دوبارہ بنانا کیسے دُشوار ہو سکتا ہے اور اس بات سے انکار کتنا عجیب ہے۔ دراصل یہ اپنے بنانے والے اور اپنے پالنے والے پر ایمان ہی نہیں رکھتے اور ان کا یہی کفران کے گلے کا طوق بنا ہُوا ہے۔ ایسے ہی لوگ دوزخ میں رہیں گے اور کفر ایسی مصیبت ہے کہ کافر کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا پڑے گا۔

ذرا ان کی دانشمندی دیکھیں کہ آپ سے ہدایت حاصل کرنے اور استفادہ کرنے سے پہلے عذاب طلب کرتے ہیں کہ اگر آپؐ رسُولِ برحق ہیں تو جس عذاب سے آپؐ ڈراتے ہیں وہ ہم پر واقع ہو جائے پھر مانیں گے۔ بھلا یہ دانشمندی ہے کہ جب عذاب واقع ہوگا تو تمہیں ماننے کی فرصت ہوگی؟ اور اس کے نمونے پہلے بہُت گزر چکے جن میں تباہ شدہ قوموں کے کھنڈر ابھی تک گواہی دینے کے لیے موجود ہیں کہ نبی سے جھگڑا کرنے پہ عذاب آتا ہے اور تباہی ہو جاتی ہے پھر اصلاح کا موقع نہیں ملتا۔ اور آپ کا رب کتنا کریم ہے کہ لوگ گناہ اور ظلم کرتے رہتے ہیں اور مسلسل معاف فرماتا اور درگذر کرتا ہی رہتا ہے۔ گناہ اور ظلم پر بھی فوری پکڑ نہیں کرتا لیکن ایک حد ہے اگر کوئی اس تک جا پہنچے تو پھر اس کے عذاب بھی بڑے سخت اور اس کی گرفت تباہ کن ہوتی ہے۔

بے شمار معجزات اور معجزانہ کلام اور آپؐ کے عالی اوصاف سب کچھ اُنہیں قائل کرنے کو کافی نہیں کہ کہتے ہیں بھلا وہ خاص معجزہ جو ہم مانگتے ہیں وہ ان پر کیوں نہیں نازل ہوتا۔ حالانکہ آپؐ کی دعوت اللہ کی طرف ہے اور آپؐ اسی کا قادرِ مطلق ہونا منواتے ہیں۔ آپ تو اپنی ذات کے بارے یہ دعویٰ ہی نہیں رکھتے کہ مَیں جو چاہوں کروں تو پھر یہ مطالبہ آپ سے کیسے دُرست ہو سکتا ہے آپ جس بات کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو حق ہے وہ یہ ہے کہ آپ اعمال کے ان نتائج سے جو موت کے بعد پیش آئیں گے۔ جب اصلاح کا وقت نہ ہوگا۔ آج آگاہ فرماتے ہیں جب اصلاح کا وقت ہے۔

معجزہ اور کرامات

معجزہ تو اللہ کا فعل ہے اور جب وہ چاہتا ہے اپنے نبی کے ہاتھ پہ ظاہر فرماتا ہے نیز یہی معجزہ جب نبی کا کامل اتباع کرنے والے ولی کے ہاتھ پر

صادر ہوتا ہے تو کرامت کہلاتا ہے یہ اللہ کا فعل ہوتا ہے اور نبی کی صداقت کی دلیل بنتا ہے۔ اور ہر ہر قوم میں اللہ نے ہادی پیدا فرمائے۔ کبھی نبی و رسول اور کبھی ان کے متبعین سے ان کا پیغام پہنچانے کا کام لیا یعنی ہر قوم میں ہدایت کے سامان کے طور پر ایسے افراد ضرور پیدا فرمائے۔ جو حق کی طرف بلانے والے تھے۔ نبی یا ان کے ماننے والے تو گویا ہر ہر آبادی میں نبی کا پیدا ہونا ضروری نہیں، ہاں ہر دور میں اور ہر جگہ کسی نہ کسی طور دعوت الی اللہ کے پہنچانے کا اہتمام ہوتا رہا۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۸ تا ۱۸ — وما أبری ۱۳ / ۸

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا
تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ
شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ⑧
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ⑨
سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ
جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ
وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑩
لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ
سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّالٍ ⑪
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
طَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ⑫
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ مِنْ
خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ
بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي
اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

خدا ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا
ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے)
اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے ⑧
وہ دانائے نہاں و آشکار ہے سب سے بزرگ (اور) عالی رتبہ ہے ⑨
کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر۔ یا رات کو
کہیں چھپ جائے یا دن (کی روشنی) میں کھلم کھلا چلے
پھرے (اس کے نزدیک) برابر ہے ⑩
اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم
سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا اس (نعمت) کو جو
کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی
حالت کو نہ بدلے۔ اور جب خدا کسی قوم کے ساتھ برائی کا
ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی۔ اور خدا کے سوا اُن
کا کوئی مددگار نہیں ہوتا ⑪
اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا۔
اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے ⑫
اور رعد اور فرشتے سب اس کے خوف سے اس کی تسبیح
و تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس
پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے۔ اور وہ خدا کے بارے میں
جھگڑتے ہیں اور وہ بڑی قوت والا ہے ⑬
سود مند پکارنا تو اسی کا ہے اور جنکو یہ لوگ اسکے سوا پکارتے ہیں
وہ انکی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کی طرح جو
اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلا دے تاکہ (دور ہی سے) اسکے منہ تک آپہنچے

8. Allah knoweth that which every female beareth and that which the wombs absorb and that which they grow. And everything with Him is measured.

9. He is the Knower of the invisible and the visible, the Great, the High Exalted.

10. Alike of you is he who hideth the saying and he who noiseth it abroad, he who lurketh in the night and he who goeth freely in the daytime.

11. For him are angels ranged before him and behind him, who guard him by Allah's command. Lo! Allah changeth not the condition of a folk until they (first) change that which is in their hearts; and if Allah willeth misfortune for a folk there is none that can repel it, nor have they a defender beside Him.

12. He it is Who showeth you the lightning, a fear and a hope, and raiseth the heavy clouds.

13. The thunder hymneth His praise and (so do) the angels for awe of Him. He launcheth the thunder-bolts and smiteth with them w om He will while they dispute (in doubt) concerning Allah, and He is mighty in wrath.

14. Unto Him is the real prayer. Those unto whom they pray beside Allah respond to them not at all, save as (is the response to) one who stretcheth forth his hands towards water (asking) that it may come unto his mouth, and it will never reach it. The prayer of disbelievers goeth (far) astray.

بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط
قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ
اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ
لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ
وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ
بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا
رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ
فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ
جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ
فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾
لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔ
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ
مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

حالانکہ وہ اس تک کبھی بھی نہیں آ سکتا اور اسی طرح کافروں کی پکار بیکار ہے ﴿۱۴﴾
اور جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا زبردستی سے
خدا کے آگے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام سجدے کرتے ہیں ﴿۱۵﴾
ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟
(تمہیں ان کی طرف سے) کہہ دو کہ خدا۔ پھر (ان سے) کہو کہ
تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو خود اپنے
نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (یہ بھی) پوچھو کیا اندھا
اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اُجالا برابر ہو سکتا ہے؟
بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہے کیا انہوں نے خدا کی سی
مخلوقات پیدا کی ہے جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہے کہہ دو کہ خدا
ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے ﴿۱۶﴾
اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے
اندازے کے مطابق نالے بہ نکلے پھر نالے پر پھولا ہوا
جھاگ آ گیا۔ اور جس چیز کو زیور یا کوئی اور سامان بنانے
کے لئے آگ میں تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی جھاگ
ہوتا ہے۔ اس طرح خدا حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا
ہے۔ سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے اور (پانی) جو
لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے اس
طرح خدا (صحیح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو) ﴿۱۷﴾
جن لوگوں نے خدا کے حکم کو قبول کیا ان کی حالت بہت بہتر
ہو گی۔ اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا اگر روئے زمین
کے سب خزانے ان کے اختیار میں ہوں تو وہ سب کے سب اور ان کے
ساتھ اتنے ہی اور (نجات کے) بدلے میں صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں؟)
ایسے لوگوں کا حساب بھی بُرا ہو گا اور ان کا ٹھکانا بھی دوزخ ہے اور وہ بُری جگہ ہے ﴿۱۸﴾

15. And unto Allah falleth prostrate whosoever is in the heavens and the earth, willingly or unwillingly, as do their shadows in the morning and the evening hours.

16. Say (O Muhammad): Who is Lord of the heavens and the earth? Say: Allah! Say: Take ye then (others) beside Him for protectors, which, even for themselves, have neither benefit nor hurt? Say: Is the blind man equal to the seer, or is darkness equal to light? Or assign they unto Allah partners who created the like of His creation so that the creation (which they made and His creation) seemed alike to them? Say: Allah is the Creator of all things, and He is the One, the Almighty.

17. He sendeth down water from the sky, so that valleys flow according to their measure, and the flood beareth (on its surface) swelling foam—from that which they smelt in the fire in order to make ornaments and tools riseth a foam like unto it—thus Allah coineth (the similitude of) the true and the false. Then, as for the foam, it passeth away as scum upon the banks, while, as for that which is of use to mankind, it remaineth in the earth. Thus Allah coineth the similitudes.

18. For those who answered Allah's call is bliss; and for those who answered not His call, if they had all that is in the earth, and therewith the like thereof, they would proffer it as ransom. Such will have a woeful reckoning, and their habitation will be hell, a dire abode.

اسرار و معارف

پ ۱۳ - ع ۸ : اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى .... ۸ تا ۱۸

اللہ انسانی ضروریات سے پوری طرح واقف ہے اس کا علم تو اس قدر وسیع ہے کہ نہ صرف دنیا میں بلکہ ماؤں کے پیٹوں میں قرار پکڑنے والے حمل اور اس کی ہر ہر لمحہ کی گھٹتی بڑھتی اور تبدیل ہوتی

ہوئی صُورت کو جانتا ہے اور آج تک طب اور جدید سائنس نے بھی اپنی پوری قوت صرف کرکے اگر اندازہ لگا بھی لیا کہ حمل سے بچی پیدا ہوگی یا بچہ تو ان کا یہ علم بھی محض ایک اندازہ ہوتا ہے یقینی نہیں ہوتا اور صرف یہ اندازہ کرلینا ہی تو کافی نہیں اس کا رنگ، قد کاٹھ، صحت، عمر اور عملی استعداد یا دُنیا میں زندگی کی کن منازل سے گذرے گا۔ غرض ہر پیدا ہونے والے انسان کے کوائف کی ایک بہت لمبی فہرست ہے جسے جاننا صرف اللہ کا خاصہ ہے۔ علاوہ ازیں استقرارِ حمل سے لے کر پیدا ہونے تک ہر قطرے اور ہر ذرّے میں ہونے والی کمی بیشی کو ہر آن جانتا ہے نہ صرف جانتا ہے بلکہ ہر کام اس کے مقرر کردہ اندازے اور ٹائم ٹیبل کے مطابق اس کے حکم سے ہوتا ہے کہ ہر ہر کام کا وقت مقدار اور سب کچھ طریق کار اس نے متعین فرما دیا ہُوا ہے۔

اللہ کا علم محیط ہے اور وہ غیب اور پوشیدہ کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے اور اُس کی شان انسان کی فکر تک سے بلند ہے۔ مگر انسان اس کی بڑائی کا اقرار کرنے کے باوجود پھر اس کے لیے ایسی صفات مان لیتے ہیں جو محض عام انسانی اوصاف ہوتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے اس کے لیے بیٹا مان لیا۔ یا مشرکین نے فرشتوں کو اس کی بیٹیاں کہہ دیا یا عام جہلا انسانوں یا فرشتوں اور جنوں میں ایسے اوصاف ماننا شروع کر دیتے ہیں جو صرف اللہ کو سزاوار ہیں تو وہ اتنا عظیم ہے اپنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اپنی صفات کے اعتبار سے بھی کہ فکرِ انسانی کی وہاں تک رسائی ہی نہیں اور بغیر اپنے عجز کے اقرار کے انسان کے پاس کوئی چارہ نہیں۔

فلہٰذا کوئی تم میں سے چھُپ کر اور نہایت رازداری سے بات کرے یا کھُلے بندوں اعلان کرتا پھرے اللہ کریم ہر حال میں جانتا ہے کوئی راتوں کو چھُپ کر چلتا ہے یا کام کرتا ہے یا دن کے اُجالے میں قدم اُٹھاتا ہے اللہ کے لیے دونوں برابر ہیں اور انہیں ایک طرح سے جانتا ہے نہ صرف وہ خود جانتا ہے بلکہ انسان کے ہر حال میں انسان کی نگہداشت کرنے والے فرشتے تک انسان کے ساتھ ہوتے ہیں جو اس کے آگے پیچھے ہر طرف اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اللہ کریم کے حکم سے ہی ان کی ذمہ داری ہے۔ نطفے سے انسانی بدن کی تعمیر اس کی پیدائش، پھر اسے رزق پہنچانا بلکہ اس کے پیٹ میں پہنچانا

اس کے وجُود کا حصّہ بنانا اسی طرح اس کے ہر قول و فعل کو لکھ کر محفوظ کرنا پھر مختلف حادثات سے اس کی حفاظت کرنا جو اس کی اپنی کوتاہیوں کے باعث اُسے گھیرے رہتے ہیں۔ اور بیماریوں سے اس کی حفاظت کرنا یہ سب ان کی ذمہ داری ہے اور جب وہ ساتھ رہتے ہیں تو انسان کے بارے ذرہ ذرہ بات تو اللہ کی ایک مخلوق یعنی فرشتہ کے علم میں بھی ہے۔ خوُد اللہ کا علم تو بہت بلند ہے اور اس کا علم وسیع تر ہے۔ ایسے ہی حوادثات سے حفاظت پر بھی فرشتے متعیّن ہیں۔ لہٰذا جب کسی کو بیماری میں مبتلا کرنا یا کسی حادثے سے دوچار کرنا مقصُود ہوتا ہے جو خود اس کی کسی کوتاہی کا نتیجہ ہو یا اللہ کی طرف سے اُسے کسی امر میں مبتلا کر کے اجر دینا مقصُود ہو تو فرشتوں کی حفاظت اس طرف سے ہٹا دی جاتی ہے۔

جنّات سے نجات کا حیلہ

روایات میں ہے کہ اگر یہ فرشتوں کی حفاظت حاصل نہ ہوتی تو صرف جنّات ہی انسان کا جینا دوبھر کر دیتے۔ لہٰذا جن لوگوں کو جنّات کی طرف سے اذیّت ملتی ہے تو گویا اُن سے کسی حد تک حفاظتِ الٰہیہ ہٹا لی جاتی ہے۔ جس کا سب سے موثّر علاج توبہ ہے۔ یعنی دُوسرے علاج کے ساتھ ایک بہت موثّر حیلہ توبہ ہے۔ ایسے ہی یہ فرشتے شیطان کی دعوت کے مقابلے میں گناہوں سے بچانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور انسان کے دل میں گناہ سے نفرت اور نیکی سے رغبت کا داعیہ پیدا کرتے رہتے ہیں اور بدکار ان کا ہاتھ جھٹک کر ہی برُائی کرتا ہے۔ اللہ ایسا کریم ہے اپنے اس حفاظتی نظام سے کبھی کسی قوم کو یا جماعت کو محروم نہیں فرماتا جب تک کہ خوُد انسان اپنے اختیار سے اس کی حفاظت کو جھٹک نہیں دیتا اور اپنے آپ کو اس کی نافرمانی کے راستے پر گامزن نہیں کر دیتا پھر جب انسان یہی طے کر لیتا ہے تو اللہ کریم بھی اسے اپنی حفاظت سے محروم فرما کر اسے مصیبتوں کے سُپرد فرما دیتے ہیں اور وہ مبتلائے گناہ ہو کر بالآخر اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب اللہ کریم کسی سے اپنی حفاظت ہٹا لیں اور اسے عذاب میں مبتلا کر دیں تو پھر عذابِ الٰہی کے مقابلے میں اس کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا۔ نہ کوئی انسان ان کے کام آسکتا ہے اور نہ فرشتے ہی کچھ مدد کر پاتے ہیں۔

وہ ہی قادرِ مطلق ہے کہ بادلوں میں پانی کے ساتھ آگ کو یعنی بجلی کو جمع فرما دیا جو چمک چمک کر تمہیں

بارش کی اُمید دلاتی ہے تو ساتھ بجلی گرنے اور تباہی کا خطرہ بھی نظر آتا ہے اور وہ ایسا قادر ہے کہ پانی کا بہت بڑا ذخیرہ بادل میں بھر کر ہوا پر چلا دیتا ہے۔ بجلی کی کڑک بھی اسی کی تسبیح بیان کرتی ہے اور اسی کی عظمت کا اقرار کر رہی ہوتی ہے اور تمام فرشتے بھی اس کی عظمت کے سامنے لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ وہ جہاں چاہے بادلوں سے ہر شے کو سیراب کر دے اور جہاں چاہتا ہے بجلی گرا کر تباہ و برباد بھی کر دیتا ہے۔ یہ سب انسان کی نگاہ کے سامنے ہے اس کے باوجود ان بدنصیبوں کو اس کی عظمت و کبریائی میں شبہ ہے اور اس کی شان میں جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنا بہت بڑی گستاخی ہے اور اس کی گرفت اور عذاب جو گستاخی پہ واقعہ ہوتا ہے بہت سخت ہے۔

ضرورت کے وقت یا مدد کے لیے یا عبادات میں پکارنا اللہ ہی کو سزاوار ہے اور یہی حق ہے۔ کہ کسی کی پکار سُننا یا اس کی حاجت پُوری کرنا یہ اللہ ہی کا کام ہے۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کو یا غیبی طاقتوں کو یا فرشتوں اور اللہ کے بندوں کو تو وہ سخت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اِس لیے کہ اللہ کے سوا جو کوئی بھی ہے وہ مخلوق ہے اور خُود اپنی ذات کے لیے بھی اور اپنی ضروریات کے لیے بھی اللہ کا محتاج ہے لہٰذا وہ کسی دوسرے کی پکار پر لبیک نہیں کہہ سکتا اس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی دریا کی طرف ہاتھ پھیلا دے اور پکارے کہ میری پیاس بجھا دو تو اور میرے مُنہ تک اپنا پانی پہنچاؤ تو دریا کبھی ایسا نہ کر سکے گا خواہ وہ پانی سے لبالب بھرا ہو۔ اس لیے کہ اس طرح پکار اور دُعا پر حاجت روائی کرنا اس کا منصب نہیں وہ خود مخلوق ہے اور اپنی ذمّہ داری کی حد تک خدمت پر مامور ہاں اللہ کریم کے بتائے ہوئے قاعدے ہی سے پیاس بجھائی جا سکتی ہے ایسے ہی کفّار کے اعمال اور ان کی عبادات و مناجات سب بیکار جاتے ہیں۔ کہ وہ سب کام اپنی پسند سے کرتے ہیں۔ اللہ کریم کے ارشاد کردہ دین کی پیروی نہیں کرتے اور جو کچھ اپنی پسند سے یا انسانوں کی تجویز کردہ رسُومات کے مطابق کرتے ہیں وہ کبھی شرفِ قبولیت نہیں پاتا۔

ہر چیز اللہ کریم کے سامنے سربسجود ہے۔ اپنی پسند سے اطاعت کرے یا نہ بھی کرنا چاہے تو اس کے پاس اطاعت کے سوا چارہ نہیں۔ پیدا ہونے اور مرنے میں قد کاٹھ یا رنگ رُوپ میں صحت و

بیماری میں غرض کہ ہر حال میں اسی کے حکم کے تابع ہیں اور اس قدر مکمل اطاعت کرتے ہیں جیسے سربسجود ہوں سب چیزوں کا سایہ ہی دیکھ لو کہ صبح شام انہیں کے قدموں میں لوٹ کر اس بات پہ گواہی دیتا ہے کہ تمہاری کوئی حیثیت نہیں اور ساری عظمت صرف اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے۔

ان سے فرمایئے کہ کون بنانے اور قائم رکھنے والا ہے آسمان کا اور سب زمینوں کا کہ آسمانی مخلوق تو خود آسمان پر قیام کرنے کے لیے اس کی محتاج ہے اور زمینوں کے باسیوں کی پناہ گاہ خود زمینیں ہی ہیں تو لامحالہ یہ ان کو سنبھالنے کی اہلیت تو نہیں رکھتے تو انہیں بتایئے کہ صرف اللہ ہے جو آسمان اور زمینوں سب کا بنانے والا بھی ہے اور سب کو قائم رکھنے والا بھی پھر اتنی بڑی شان والے مالک کو چھوڑ کر تم مخلوق کا آسرا پکڑتے ہو اور مخلوق سے اپنی حاجت برآری کی تمنا رکھتے ہو۔ حالانکہ مخلوق تو خود اپنے بھلے بُرے اور نفع نقصان پر بھی اختیار نہیں رکھتی ایسا کرنا تو گویا بالکل اندھا پن ہے کہ عظمتِ باری تو ہر شے سے ظاہر ہو رہی ہے اور اسے نہ دیکھنا ہی سب سے بڑا اندھا پن ہے اور اندھے کبھی آنکھوں والوں کے برابر نہیں ہو سکتے یا ظلمت کبھی نُور کا مقابلہ نہیں کر سکتی کہ معرفتِ الٰہی نور ہے اور اس کی عظمت سے بیگانہ پن ظلمت آخر کیوں یہ لوگ اس مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں اور غیر اللہ کو اپنی اُمیدوں کا مرکز کیوں بناتے ہیں کیا انھوں نے بھی کچھ تخلیق کیا ہے کوئی مخلوق پیدا کی ہے کہ انہیں دھوکا لگ رہا ہے اور ان سے بھی اُمید لگائے بیٹھے ہیں ہرگز نہیں بلکہ فرما دیجئے کہ وہ تو خود مخلوق ہیں اور صرف اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اپنی ذات اور اپنی صفات میں یکتا ہے اکیلا ہے اور بہت بڑی قدرت وطاقت کا مالک ہے۔

اسی کی قدرتِ کاملہ سے بارش کا نزول ہوتا ہے اور ندی نالے لبالب بھر کر بہنے لگتے ہیں۔ ان کی روانی میں خس و خاشاک بھی شامل ہو جاتا ہے اور پانی کا جھاگ بھی یا جیسے زیور بنانے کے لیے دھاتوں کو پگھلاتے ہو تو ان پر میل کچیل جھاگ کی صورت میں جمع جاتا ہے۔ اللہ کریم حق و باطل کی یہی مثال ارشاد فرماتے ہیں کہ باطل خس و خاشاک اور جھاگ کی مانند ہے۔ جسے حالات کے طوفان جنم دیتے ہیں مگر بہت جلدی مٹ

جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے لیکن حق اس پانی کی مانند ہے جو سطح زمین پر ٹھہر کر مخلوق کو سیراب کرتا ہے یا زمین کے اندر جذب ہو کر اسے سرسبزی و شادابی عطا کرتا ہے یا جیسے دھات کا جھاگ ختم ہو جاتا ہے۔ اور صاف ستھری دھات باقی رہتی ہے۔ جس سے خوبصورت زیور بنائے جاتے ہیں۔ جو مخلوق کا حُسن بڑھاتے ہیں اللہ کریم اسی طرح مثالوں سے بات کو واضح فرما دیتے ہیں کہ کوئی بھی ذی شعور خس و خاشاک اور جھاگ کو پانی کے مقابل یا جھاگ کو دھات کے عوض پسند نہیں کرتا تو پھر حق کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

ہر طرح کی بہتری صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے پروردگار کی عظمت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور اس کا حکم مانتے ہیں۔ جن بدنصیبوں نے اس کی اطاعت سے مُنہ موڑا اور اُس کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا اگرچہ انہیں جو کچھ دُنیا میں ہے سب مل جائے۔ بلکہ اتنا مال اور بھی مل جائے اور انجام کار وہ یہ سب کچھ دے کر جان چھڑانا چاہئیں تو ایسا نہ ہو سکے گا۔ دُنیا کا سب مال کسی ایک انسان کو ملنا محال ہے۔ اگر ایسا ہو بھی بلکہ اسے دوگنا کر دیا جائے تو بھی اللہ کی نافرمانی کے بدلے بہت مہنگا سودا ہے اور لوگ دُنیا ہی کی طلب میں اللہ کی نافرمانی کرتے بھی ہیں مگر یوم حساب بہت سخت ہو اور ایسے لوگوں سے بہت شدّت سے بازپُرس ہوگی جس کے نتیجے میں ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جو بہت ہی بُرا اور تکلیف دہ ٹھکانہ ہے جہاں کبھی کوئی لمحہ آرام کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

رکوع نمبر ۳   آیات ۱۹ تا ۳۱   وما ابری ۱۳/۱۰

اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰىؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِۙ ﴿۱۹﴾	بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں ﴿۱۹﴾	19. Is he who knoweth that what is revealed unto thee from thy Lord is the truth like him who is blind? But only men of understanding heed;
الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَلَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَۙ ﴿۲۰﴾	جو خدا کے عہد کو پُورا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے ﴿۲۰﴾	20. Such as keep the pact of Allah, and break not the covenant;
وَالَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُوۡنَ سُوۡۤءَ الۡحِسَابِؕ ﴿۲۱﴾	اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا اُن کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے اور بُرے حساب سے خوف رکھتے ہیں ﴿۲۱﴾	21. Such as unite that which Allah hath commanded should be joined, and fear their Lord, and dread a woeful reckoning;

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

اور جو پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے بُرائی کو دُور کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جنکے لئے عاقبت کا گھر ہے ﴿٢٢﴾

22. Such as persevere in seeking their Lord's Countenance and are regular in prayer and spend of that which We bestow upon them secretly and openly, and overcome evil with good. Theirs will be the sequel of the (heavenly) Home.

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾

(یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغات جن میں وہ داخل ہونگے اور انکے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو نیکوکار ہونگے وہ بھی (بہشت میں جائینگے) اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے انکے پاس آئینگے ﴿٢٣﴾

23. Gardens of Eden which they enter, along with all who do right of their fathers and their helpmates and their seed. The angels enter unto them from every gate:

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

(اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ) تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے۔ اور عاقبت کا گھر خوب (گھر) ہے ﴿٢٤﴾

24. (Saying): Peace be unto you because ye persevered. Ah passing sweet will be the sequel of the (heavenly) Home!

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ
اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اُس کو توڑ ڈالتے اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اُن کو قطع کر دیتے اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے اور اُن کے لئے گھر بھی بُرا ہے ﴿٢٥﴾

25. And those who break the covenant of Allah after ratifying it, and sever that which Allah hath commanded should be joined, and make mischief in the earth: theirs is the curse and theirs the ill abode.

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ
وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ
ع الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾

خدا جس کا چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں (بہت) تھوڑا فائدہ ہے ﴿٢٦﴾

26. Allah enlargeth livelihood for whom He will, and straiteneth (it for whom He will); and they rejoice in the life of the world, whereas the life of the world is but brief comfort as compared with the Hereafter.

اسرار و معارف

پ ١٣ - ع ٩ - اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ - ١٩ - ٢٦

مومن جسے یقین کی یہ دولت نصیب ہو کہ آپؐ پر جو کچھ اپنے پرور دگار کی طرف سے نازل ہُوا حق ہے اس کی عظمت کو دل کے اندھے یعنی جو اس یقین سے محروم ہیں بھلا کب پا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے مگر سمجھنے کے لیے تو عقل ضروری ہے لہٰذا ایسی بات بھی دانا لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ اور دانا وہ ہیں جو اپنے اللہ سے کئے گئے وعدے کا پاس رکھتے ہیں اور اسے نباہتے ہیں جو ازل میں عہد کیا تھا کہ تُو ہی ہمارا پروردگار ہے۔ اور پھر کلمہ طیبہ پڑھ کر دوبارہ اس کی عظمت اور نبیؐ کی صداقت کا اقرار کر کے اطاعت کا وعدہ کیا پھر نافرمانی کر کے اسے توڑتے نہیں۔ تیسرا وصف ان کا یہ ہے کہ جن امور یا رشتوں

کو اللہ کریم نے جوڑنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے نہیں۔ ان میں صلہ رحمی بھی شامل ہے مگر یاد رہے کہ اس کی بھی ایک حد ہے یعنی اللہ کی نافرمانی پر ساتھ دینا درست نہیں ہاں دنیا کے معاملات میں درگذر کرنا صلہ رحمی ہے کہ آدمی اپنا نقصان بھی برداشت کرلے مگر قطع نہ کرے۔ لیکن خلافِ شریعت پر تعاون نہ کیا جائے۔ اور جوڑنے سے مراد ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح کو ملانا بھی ہے کہ اللہ نے انہیں ملانے کا حکم دیا ہے۔ مگر انسان نرے دعوائے ایمان پر قناعت کرکے بیٹھ رہتا ہے اور عمل صالح کے لیے کوشش نہیں کرتا ایسا کرنا دانشمندی کے خلاف ہے اور اس سب کے باوجود اللہ کی محبت اور اس کے قرب کی طلب میں اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ مبادا کوئی غلطی کر بیٹھیں اور اللہ کریم ناراض ہوجائیں خشیت ایسے ہی ڈر کو کہا جاتا ہے اور حساب کی سختی سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص کتنے ہی اعمال کرلے نجات کے لیے اللہ کی رحمت ہی کا محتاج ہوگا کہ انسان سے کہیں نہ کہیں ایسی غلطی ہوجاتی ہے جو سب اعمال کو بیکار کرنے کے لیے کافی ہو نیز انسان پر اللہ کے احسانات اس قدر ہیں کہ کبھی بھی غلطی نہ کرے جب بھی ان کا شکر ادا نہیں کر پاتا حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں جو بھی داخل ہوگا اللہ کی رحمت سے ہوگا تو عرض کیا گیا آپؐ بھی یا رسول اللہ فرمایا، بیشک میں بھی اور حساب کے لیے فرمایا کہ حساب یسیر کی دُعا مانگا کرو کہ آسان حساب یہ ہے کہ پوچھا نہ جائے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ جس پر سوال ہوگیا کہ ایسا کیوں کیا تھا وہ ضرور عذاب میں گرفتار ہوگا۔ لہٰذا دانشمندی یہ ہے کہ حساب کا ڈر ہر آن دل میں موجود رہے۔

اگلا وصف ان کا یہ ہے کہ اپنے رب کی رضامندی کو پانے کے لیے صبر کرتے ہیں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ آج کا مسلمان اگر چند سجدے کرگزرے تو اس کا خیال یہ ہوتا ہے کہ دُنیا کا ہر کام اس کی پسند سے ہونا چاہیئے اور کوئی بات اس کی مرضی کے خلاف واقع نہ ہو۔ حالانکہ اسلام اپنی پسند، آرام اور خواہشات پر صبر کرنے کا نام ہے۔ صبر سے مراد خود کو ضبط کرکے رکھنا ہے کہ خواہش ہو ضرورت ہو مگر اللہ کے حکم کے خلاف اُسے پورا نہ کرے بلکہ اس پر صبر کرلے اور اللہ کی اطاعت کو نہ چھوڑے تو یہ دو طرح کا صبر ہوگا۔ اطاعت پہ قائم رہنا اور گناہ سے رُک جانا ہاں اگر وہ مجبور ہے اور کسی وجہ سے ایسا کر ہی نہیں تو بھی گناہ سے تو بچ گیا۔

مگر یہ غیر اختیاری کام صبر نہ کہلائے گا۔ اس لیے یہ امید رکھنا کہ خطا کا کبھی موقع ہی نہ آئے یا نفس اور شیطان کی طرف سے کوئی داعیہ پیدا نہ ہو صحیح نہیں کہ ایسی حالت میں ہی اپنے کو خطا سے روکنا اور صرف اللہ کی رضا کے لیے روکنا ہی تو صبر ہے۔ دانشمندوں کی اگلی نشانی یہ ہے کہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہیں اوّل اپنی نماز کو اس کی جملہ شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرنا۔ دوم جہاں تک ممکن ہو قیام صلوٰۃ کے لیے کوشش کرتے رہنا پھر ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جو کمالات یا علم یا دولت انہیں بخشی ہے اسے اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ یعنی جو قوت انہیں حاصل ہے اس سے اللہ کی عظمت ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اپنی طاقتوں کو ذاتی اغراض کی تکمیل کا سبب نہیں بناتے یہ ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ انسان اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اللہ کی نافرمانی اختیار کرے نیز موقع کی مناسبت سے پوشیدہ کوشش بھی کرتے ہیں اور ظاہر بھی یعنی جہاں جیسا موقع ہو اور جیسا کرنے سے دینی فائدہ کی زیادہ امید ہو یا صدقہ فرض ظاہر کر کے ادا کرنا اور نفلی کو خفیہ مگر وسیع تر مراد یہی ہے کہ اپنی قوتوں کے صرف سے ذاتی شہرت یا فائدے کے بجائے دین کی عظمت مقصود ہو اور موقع کے مناسب کام کیا جائے۔

نیز وہ بُرائی کے مقابلے میں بُرائی نہیں کرتے بلکہ نیکی سے بُرائی کا دفعیہ کرتے ہیں کہ بُرائی کے مقابلے میں بُرائی سے تو بدی اور بڑھتی ہے۔ ظلم زیادہ ہوتا ہے مگر اللہ کے بندے بدی کے مقابل نیکی پھیلاتے ہیں اس سے یہ مراد نہ لی جائے کہ قاتلوں، ڈاکوؤں اور چوروں کو معاف کر دینا بُرائی کے مقابلے میں نیکی ہے یہ تو بہت بڑی بُرائی ہے۔ ہاں نیکی یہ ہے کہ مجرم سے تو قصاص لیا جائے مگر اس کے بدلے دشمنی نہ پالی جائے اور اس کے لواحقین سے بہتر سلوک کیا جائے۔ نیز عام معاشرے کی روش کو نہیں اپناتے جیسا کہ عام انسانی مزاج ہے بلکہ سب معاشرہ بھی کسی بُرائی پر متفق ہو جائے تو بھی اللہ کے بندے یا صاحبِ خرد لوگ نیکی ہی کو اپنا شعار بناتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے۔

اللہ کے بندوں اور نیک لوگوں سے تعلّق کا اثر

جنّتِ عدن جس میں ان کے سبب ان کے متعلقین بھی

داخل ہوں گے اگر وہ بھی دُنیا سے ایمان کے ساتھ گئے ہوں اگرچہ ان کے اپنے اعمال جنت کے اس درجہ کو پانے کے قابل نہ بھی ہوں تو بھی ان کی بیویاں، ان کے والدین اور ان کی اولاد صرف ان کی وجہ سے وہاں داخل ہو گی۔ ایسے ہی ان کے دوست یا متعلقین اور ان سب کے لیے صرف ایمان شرط ہے۔ کہ کفر پہ مرنے والا سارے رشتوں سے محروم ہو جاتا ہے اور مومن و کافر میں کوئی رشتہ نہیں رہتا۔

صاحبِ تفسیر مظہری نے بیان فرمایا ہے کہ یہ آیت ازواجِ مطہرات اور خاندانِ نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے بارے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سب لوگ نبی اکرم ﷺ کے طفیل اعلیٰ درجات پر اور آپ ﷺ کے ہمراہ ہوں گے۔ خصوصاً ازواجِ مطہرات کا ٹھکانہ آپ ﷺ ہی کا دولت کدہ ہو گا اور یہی نسبت نیچے تک چلے گی کہ رشتہ ایمان ہی نسبی رشتے کی بقا کا سبب بھی ہے کافر اس سے محروم رہے گا نیز اللہ اپنے بندوں کو خوش کرنے کے لیے ان کے متعلقین کو خواہ نسبی ہوں یا جہری یا دوستی کا رشتہ ہو بشرطِ ایمان ان کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا اور ہر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہو کر انہیں مُبارکباد اور اَبدی سلامتی کا پیغام دیں گے اور کہیں گے کہ تم نے اللہ کی اطاعت پر صبر کیا۔ تکالیف برداشت کرلیں مگر اطاعتِ الٰہی کو ہاتھ سے نہ دیا تو اس کا کتنا بہترین بدلہ پا رہے ہو اور یہ آخرت کا گھر کتنا عجیب ہے کہ اس کے حُسن کا جواب نہیں، نعمتوں کا کوئی حساب نہیں کسی دُکھ کا نام نہیں اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت کی کامیابی اور درجاتِ عالیہ کے لیے انسان کو دُنیا میں صبر اختیار کرنا چاہیئے۔ اللہ کی اطاعت کے ساتھ بندوں کے حقوق کا پُورا پُورا لحاظ ضروری ہے۔ جس پر صبر سب سے مشکل کام ہے۔ ہاں اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

جو لوگ اللہ کے عہد کی پرواہ نہیں کرتے اس کی ذات اور صفات میں دُوسروں کو شریک کرتے ہیں یعنی اپنی اُمیدیں غیر اللہ سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ اور عہد شکنی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ پھر اللہ کے بندوں کے حقوق کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم ہے ایسے لوگ انہیں توڑنے کا سبب بنتے ہیں اور اس طرح زمین پر فساد بپا کرتے ہیں تو اس عارضی فرصت کے بعد جب ہمیشہ کے گھر میں یعنی آخرت میں پہنچتے ہیں اور انہیں اللہ کی رحمت سے محرومی یعنی لعنت سے واسطہ پڑتا ہے۔

اور بہت ہی بُری اور تکلیف دہ جگہ ٹھکانہ ملتا ہے اور یوں تباہی اور ہمیشہ کے دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

انہوں نے دُنیا میں اللہ کی نافرمانی کر کے دُنیا کمانے کی ٹھانی تھی۔ حالانکہ یہ بھی ان کی بھول تھی۔ رزق تو خود اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جسے چاہے زیادہ عطا کر دے اور جس پر چاہے تنگی وارد کر دے اس میں انسان کا اختیار صرف اتنا ہے کہ وہ حصولِ رزق میں اللہ کی اطاعت کی راہ اختیار کرتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے۔

ان بدنصیبوں کو دُنیا میں چند روز کیا مل گئے کہ اسی پر ناز کرنے لگے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

رکوع نمبر ۴ — آیات ۲۷ تا ۳۱ — وما ابری ۱۳/۱۰

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ

اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کہہ دو کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے (۲۷)

(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (ان کو) اور سُن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں (۲۸)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لئے خوش حالی اور عمدہ ٹھکانا ہے (۲۹)

(جس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں) اسی طرح (اے محمد) ہم نے تم کو اس امت میں جس سے پہلے بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں بھیجا ہے تاکہ تم ان کو وہ (کتاب) جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے پڑھ کر سُنا دو۔ اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے کہہ دو وہی تو میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (۳۰)

اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ اُس (کی تاثیر) سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مُردوں سے کلام کر سکتے (تو یہی قرآن ان اوصاف سے متصف ہوتا) مگر بات یہ ہے کہ سب باتیں خدا کے اختیار میں ہیں۔ تو کیا مومنوں کو اس سے اطمینان نہیں ہوا کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کے رستے پر چلا دیتا۔ اور کافروں پر ہمیشہ ان کے اعمال کے بدلے بلا آتی رہے گی۔

27. Those who disbelieve say: If only a portent were sent down upon him from his Lord! Say: Lo! Allah sendeth whom He will astray, and guideth unto Himself all who turn (unto Him),

28. Who have believed and whose hearts have rest in the remembrance of Allah. Verily in the remembrance of Allah do hearts find rest!

29. Those who believe and do right: Joy is for them, and bliss (their) journey's end.

30. Thus We send thee (O Muhammad) unto a nation, before whom other nations have passed away, that thou mayst recite unto them that which We have inspired in thee, while they are disbelievers in the Beneficent. Say: He is my Lord; there is no God save Him. In Him do I put my trust and unto Him is my recourse.

31. Had it been possible for a Lecture to cause the mountains to move, or the earth to be torn asunder, or the dead to speak, (this Qur'ân would have done so) Nay, but Allah's is the whole command. Do not those who believe know that, had Allah willed, He could have guided all mankind? As for those who disbelieve, disaster ceaseth not to strike them because of what they do, or it dwelleth near their home until

دارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع

یا انکے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہیگی یہانتک کہ خدا کا وعدہ آپہنچے۔ بے شک خدا وعدہ خلاف نہیں کرتا ﴿۳۱﴾

the threat of Allah come to pass. Lo! Allah faileth not to keep the tryst.

اسرار و معارف

پ ۱۳ - ع ۱۰ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ..... ۲۷ تا ۳۱

کفار کا یہ کہنا کہ جو معجزہ ہم طلب کرتے ہیں وہ ان سے کیوں صادر نہیں ہوتا اور ان کا پروردگار ایسی نشانی ان پر نازل کیوں نہیں فرماتا حالانکہ آپ کی پوری حیات مبارکہ بہت بڑا معجزہ ہے۔ قرآنِ حکیم بہت بڑا معجزہ ہے اور اس کے علاوہ اس قدر معجزات کا ظہور ہوا کہ انسانی شمار سے باہر ہیں۔ ان سب کو یہ کوئی اہمیت نہیں دے رہے تو جس بات کا یہ مطالبہ کرتے ہیں اس کے پورا ہونے پر کب ایمان لائیں گے۔ ان کا ایمان نہ لانا کسی معجزے کا محتاج نہیں بلکہ ان کے گناہوں کے سبب اللہ نے ان پر ہدایت کا دروازہ بند کر دیا ہے اور اب ہمیشہ کی گمراہی ان کا مقدر ہے کہ اللہ کریم ہدایت اسی کو عطا فرماتے ہیں جس کے دل میں انابت یعنی طلب پیدا ہو جائے جو ہدایت اور صداقت کو اپنانے کی آرزو تو کرے ورنہ تو زبردستی ہو گی پھر حساب کیسا ہاں انسان کائنات کو دیکھ اللہ کے بندوں کو دیکھ کر ان کی دعوت سن کر از خود کم از کم یہ فیصلہ تو کرے کہ مجھے حق کو اختیار کرنا چاہیئے تو اس کی تمنا پر اللہ کریم ہدایت کے اسباب مہیا فرما دیتے ہیں۔ عقل و شعور اور قلب و نظر کی راہیں وا ہو جاتی ہے۔

قلب کا اطمینان کیا ہے

جیسے مومنین کو دیکھ لیجئے کہ پہلے اسی معاشرے کا حصہ تھے۔ مگر ان کے دلوں کا قرار اللہ کی یاد میں ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ دل اللہ کی یاد ہی سے قرار پاتے ہیں۔ مفسرین کرام کے مطابق ذکر اللہ سے مراد قرآنِ حکیم بھی ہے۔ جسے کافر اور منکرین کوئی اہمیت دینے کو تیار نہ تھے بلکہ اپنے تجویز کردہ معجزات کے طالب تھے جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے مگر یاد رہے کہ نزولِ قرآن کو تو مسلسل تیئس برس لگے مگر اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی اطمینانِ قلب اور ذکر اللہ کی دولت تقسیم ہونے لگ گئی۔ بعثتِ عالی

کے اوّل روز جسے ایمان نصیب ہُوا۔ جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تو وہ شرف صحابیت سے مشرّف ہُوا اور صحابہ کا وصف قرآن میں بیان ہُوا ہے کہ ثُمَّ تَلِینُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللهِ کہ پھر کھال سے لے کر ان کے نہاں خانۂ دل تک ذکر اللہ سے روشن ہو جاتے ہیں اور یہاں بھی صرف ایمان کو بُنیاد قرار دے کر اس نعمت کا بیان ہے اور ایمان درحقیقت رسُول اللہ ﷺ کی معرفت کا نام ہے جو آپ ﷺ پر اعتبار و یقین کی دولت عطا کرے تو یہ نسبت فیضان و برکاتِ نبوّت کے حصُول کا سبب بنتی ہے اور برکاتِ نبوّت شرفِ صحابیت عطا کرتی ہیں اور یُوں نہ صرف دل بلکہ سارا وجُود ذاکر ہو جاتا ہے اور دل کو اطمینان نصیب ہوتا جو اللہ کی واحد ذات پر اعتماد کا نام ہے کہ دل فرد کی ذاتی ضروریات و خواہشات کے لیے بیقرار رہتا ہے۔ کبھی کسی سبب کے پیچھے لپکتا ہے تو کبھی کسی دروازے پہ جبہّ سائی کرتا ہے۔ مگر جب اسے اللہ کی معرفت نصیب ہوتی ہے تو اسی ایک ذات کو اور اس کی تجلیات کو خود میں بسا لیتا ہے۔ پھر کسی دوسرے دروازے کی حاجت نہیں رہتی اسی کو دل کا اطمینان کہا جاتا ہے صحابہ نے آپ ﷺ سے براہِ راست حاصل کیا۔ تابعین نے ان سے اور بعد والوں نے ان سے ان برکات کو پانا ہی صحبتِ شیخ کا حاصل اور اسی کا نام توجہّ ہے اور اسی پر سلاسلِ تصوف کی بنیاد استوار ہے یاد رہے جنہیں یہ توجہّ نصیب نہ ہوئی اور محض ایمان کی دولت ملی قرآن بھی پڑھا گئے۔ عبادات و مجاہدات بھی کئے اطمینان پایا بھی مگر اس درجے کا نہ پا سکے جو حاملینِ صحبت کو نصیب ہُوا۔

اس اطمینان کا پھل پھر ایمان و یقین کامل ہے کہ وہی اس کا تخم بھی ہے اور پھل بھی اسی سے ذکرِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور ذکر کرنے سے ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے جس کا اثر اعمال پر پڑتا ہے تو انہیں اتباعِ سنّت کے سانچے میں ڈھال کر عمل صالح بنا دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے مُبارک ہیں ایسے لوگ اور مبارک ہے ایسے لوگوں کے لیے اور بہترین انجام اور شاندار دائمی ٹھکانہ اُن کے لیے ہے۔

کہ نہ آپ ﷺ کی بعثت کوئی نئی بات نہیں کہ نہ ماننے والوں کو بہت عجیب لگی ہو بلکہ آپ ﷺ سے پہلے بہت سے انبیا مختلف امتوں میں مبعوث ہوتے رہے جن کے حالات سے یہ لوگ بھی آگاہ ہیں ایسے ہی آپ ﷺ کو اس اُمّت میں مبعوث فرما دیا۔

جو کلام بذریعہ وحی آپؐ پر نازل ہوتا ہے وہ ان تک پہنچائیں بھی اور ان کو اس کا معنی و مفہوم سمجھائیں بھی کہ بغیر معنیٰ بتائے محض کتاب پڑھنا تو وہ مقصد پُورا نہیں کرتا جو نزولِ کتاب کا ہے۔ لہٰذا معنیٰ وہی معتبر ہوگا جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ صحابہؓ نے سمجھا اس پر عمل کر کے آپؐ سے اپنے عمل کی تصدیق حاصل کی۔ اور یہ اللہ کا بہت بڑا احسان تھا یوں بھی وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اور اس کے انعامات شمار و قطار سے باہر ہیں پھر آپؐ کا مبعوث فرمانا اپنا ذاتی کلام نازل کرنا اور اس کی طرف دعوتِ عام یہ صرف اسی کی رحمت کی وسعت کو سزاوار ہے مگر یہ بدبخت اتنے بڑے رحم کرنے والے پر ایمان لانے کو تیار نہیں ہوتے اُلٹا کفر کرتے ہیں تو انہیں کہہ دیجئے کہ تم یا تمہارا کفر مجھے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ اس لیے کہ یہی عظیم ہستی میری نگہبان ہے میرا پروردگار ہے اور میری ساری حاجات پوری کرنا اسی کا کام ہے، وہ جو اکیلا عبادت کے لائق ہے اور جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں میں اسی پہ بھروسہ کرتا ہوں کہ بالآخر اسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے لہٰذا میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

مشرکین کا یہ مطالبہ کہ اگر قرآن اللہ کا کلام ہے اور آپؐ برحق رسُول تو ذرا ان پہاڑوں کو مکہ سے پرے دھکیل دیں کہ جگہ کھلی ہو جائے یا حضرت سلیمانؑ کی طرح ہوا پر چل کر تھوڑے وقت میں بہت فاصلہ طے ہو کہ ہم دُور دراز تجارت کر سکیں یا عیسےٰ علیہ السّلام کی طرح مُردوں کو زندہ کریں اور قصی بن کلاب کو اُٹھائیں کہ ہم اُن سے پُوچھیں تو ارشاد ہُوا کہ اگر قرآن حکیم سے یہ سب ہو بھی جائے پہاڑ ٹل جائیں یا فاصلے سمٹ جائیں یا مُردے زندہ ہو جائیں تب کیا یہ مان لیں گے ہرگز نہیں کہ ماننے نہ ماننے کا مدار تو اللہ کے حکم پہ ہے کہ سب کام اسی کے حکم کے تابع ہیں اور اس نے انسان کو شعور عطا فرما کر اور دُنیا کو اس کے گرد سجا دیا ہے اور ہدایت کی شرط وہ تمنّا اور وہ تڑپ قرار دی ہے جو اس کی بارگاہ کے علاوہ انسان کے دستِ طلب کو کہیں رُکنے نہ دے جب ان میں وہ طلب ہی نہیں تو یہ عجائبات اُنہیں نورِ ایمان کیسے عطا کر دیں گے۔ صاحب مظہری لکھتے ہیں کہ پہاڑوں کے ٹلنے سے بڑا معجزہ تو چاند کا شق ہونا تھا یا مُردہ

کے کلام کرنے سے بڑا معجزہ کنکریوں کا کلام کرنا تھا پھر کیوں ایمان نہ لائے کیونکہ اسباب کبھی مؤثر حقیقی
نہیں ہوتے اختیار تو اللہ کے پاس ہے ان کی اس بے جا ضد کو دیکھ کر بھی مسلمانوں کو ان سے خیر کی اُمید
کیوں ہے کہ چاہتے ہیں یہ معجزات ظاہر ہوں تو شاید سارا مکہ مسلمان ہو جائے ہاں اللہ قادر ہے جو چاہے
کر سکتا ہے اور اس نے زبردستی ہدایت نہ دینے کا فیصلہ فرمایا ہے لہٰذا ان کی اصلاح سے اُمیدیں نہ
جوڑیں بلکہ کفر کے سبب ان پر کیا عذاب آتے ہیں وہ دیکھیں کہ کبھی ان پر کوئی وبا پڑتی ہے تو کبھی جنگ
میں ہلاک اور تباہ ہوتے ہیں۔ کبھی کسی قریبی بستی پہ مصیبت ٹوٹتی ہے جس سے ان پر خوف طاری ہو جاتا
ہے یونہی لرزاں و ترساں رہیں گے کہ اللہ کا وعدہ پُورا ہو گا یعنی مکہ مکرمہ فتح ہو کر اسلام کا قلعہ بن جائے
گا۔ جس کا اللہ نے اپنے نبی سے وعدہ فرمایا ہے اور اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ نہ
ایفائے عہد کے لیے وہ کسی کا محتاج ہے کہ یہ ایمان ہی لائیں تو وعدہ پُورا کر سکے گا۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۳۲ تا ۳۷ وما أبری ۱۳/۱۱

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

اور تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے
ہیں تو ہم نے کافروں کو مہلت دی پھر پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ)
ہمارا عذاب کیسا تھا ﴿۳۲﴾

32. And verily messengers (of Allah) were mocked before thee, but long I bore with those who disbelieved. At length I seized them, and how (awful) was My punishment!

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا
كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۗ قُلْ
سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ
فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ
بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ
وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

تو کیا جو (خدا) ہر متنفس کے اعمال کا نگراں (و نگہبان) ہے (وہ
بتوں کی طرح بے علم و بیخبر ہو سکتا ہے؟) اور ان لوگوں نے خدا کے شریک
مقرر کر رکھے ہیں۔ ان سے کہو کہ (ذرا) ان کے نام تو لو کیا تم اسے
ایسی چیزیں بتاتے ہو جسکو وہ زمین میں (کہیں بھی) معلوم نہیں کرتا یا
(محض) ظاہری (باطل اور جھوٹی) بات کی (تقلید کرتے ہو) اصل یہ ہے کہ
کافروں کو اُنکے فریب خوبصورت معلوم ہوتے ہیں اور وہ (راہِ ہدایت سے) رکتے ہیں
روک لئے گئے ہیں۔ اور جسے خدا گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ﴿۳۳﴾

33. Is He Who is aware of the deserts of every soul (as he who is aware of nothing)? Yet they ascribe unto Allah partners. Say: Name them. Is it that ye would inform Him of something which He knoweth not in the earth? Or is it but a way of speaking? Nay, but their contrivance is made seeming fair for those who disbelieve and they are kept from the right road. He whom Allah sendeth astray, for him there is no guide.

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ
الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ
وَاقٍ ﴿۳۴﴾

ان کو دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے۔ اور آخرت کا
عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور اُن کو خدا (کے عذاب)
سے کوئی بھی بچانے والا نہیں ﴿۳۴﴾

34. For them is torment in the life of the world, and verily the doom of the Hereafter is more painful, and they have no defender from Allah.

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا

جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اُس کے
اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اُسکے

35. A similitude of the Garden which is promised unto those who keep their duty (to Allah): Underneath it rivers flow; its food is everlasting, and its shade; this is the reward of

دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾
وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ
بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ
وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَمَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
ع مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾

پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اُس کے سائے بھی۔ یہ
اُن لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ﴿۳۵﴾
اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے جو تم پر نازل
ہوئی ہے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اسکی بعض باتیں نہیں بھی مانتے۔
کہہ دو کہ مجھکو یہی حکم ہوا ہے کہ خدا ہی کی عبادت کروں اور اُسکے ساتھ (کسی کو)
شریک نہ بناؤں میں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے ﴿۳۶﴾
اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل
کیا ہے۔ اور اگر تم علم (و دانش) آنیکے بعد ان لوگوں کی خواہشوں کے
پیچھے چلوگے تو خدا کے سامنے کوئی نہ تمہارا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانیوالا ﴿۳۷﴾

those who keep their duty, while the reward of disbelievers is the Fire.

36. Those unto whom We gave the Scripture rejoice in that which is revealed unto thee. And of the clans there are who deny some of it. Say: I am commanded only that I serve Allah and ascribe unto Him no partner. Unto Him I cry, and unto Him is my return.

37. Thus have We revealed it, a decisive utterance in Arabic; and if thou shouldst follow their desires after that which hath come unto thee of knowledge, then truly wouldst thou have from Allah no protecting friend nor defender.

اسرار و معارف

پ ۱۳ - ع ۱۱ - وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ .... ۳۲ تا ۳۷

کفر او رمعصیت کا اثر دل کو ویران کر دیتا ہے اور انسان نبی اور رسُول کی عظمت کو پانے سے محروم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انبیاء کی تعلیمات کا مذاق اُڑاتا ہے جو اس کے فہم سے بالاتر ہوتی ہیں کہ اس نے کفر پہ ضد اور اصرار کرکے اپنی فراست تباہ کر لی ہوتی ہے اور یہ آپ سے پہلے آنے والے انبیاء ورسل سے بھی ہوتا رہا۔ اللہ نے ان کفار کو بھی مہلت دی فوراً گرفت نہ فرمائی۔ اُنہوں نے دعوتِ حق کو سنا مگر مذاق ہی اُڑاتے رہے حتیٰ کہ اپنے انجام کو پہنچے مہلت ختم ہوگئی اور اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آگئے اور ایسے آئے کہ پھر ان کی سزا مثال بن گئی۔ اگرچہ تعلیماتِ رسالت کا مذاق اُڑانا بہت بڑی حماقت ہے مگر یہ لوگ تو اس سے بڑی حماقت میں گرفتار ہیں کہ اللہ کی اس عظیم ذات کے ساتھ جو ہر شخص کے ہر عمل سے ہر آن آگاہ ہے پتھر کی بے جان اور بے حس مورتیوں اور بُتوں کو شریک ٹھہراتے ہیں ذرا ان سے کہیئے کسی ایسی ہستی کا نام تو لو جو ذات میں یا صفات میں اس کی برابری کر سکتی ہو ایسی سرے سے کوئی ہستی ہے ہی نہیں یا تمہارا کیا خیال ہے کہ معاذ اللہ اللہ کا علم ناقص ہے اور وہ نہیں جانتا بلکہ تم اس ذات علیم و خبیر کو بتانا چاہتے ہو یہ کس قدر حماقت اور کتنی بودی بات ہے تو ان کے ایسے اعمال کی ملیا دیہ ہے کہ اللہ سے طلب نیک کا رشتہ توڑ کر یہ شیطان کی راہ پر چل نکلے ہیں اور وہ انہیں ان

کی ہر بُرائی اور حماقت خوب سجا کر دکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کے فریب اور نہ صرف خود گمراہ ہونا بلکہ دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوششیں انہیں بھلی لگتی ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اللہ سے جس کا رشتہ طلب تک ٹوٹ جائے اور اللہ کی طرف سے اس کے سبب اسے ہدایت نہ ملے تو ایسے لوگوں کو کوئی دُوسرا ہدایت نہیں دے سکتا۔

تعلیماتِ نبوّت کا مذاق اُڑانے والے لوگوں کی دُنیا کی زندگی بھی عذابِ الٰہی بن جاتی ہے اور کبھی کوئی لمحہ چین کا اُنہیں نصیب نہیں ہوتا اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی شدید اور سخت ہے اور یہ قانونِ قدرت ہے لہٰذا اس سے بھاگ نہیں سکتے نہ کوئی انہیں اللہ کی گرفت سے بچا سکتا ہے۔

دُنیا کا سکون

لہٰذا ثابت ہے کہ دارِ دُنیا کا سکون بھی اتباعِ رسالتؐ میں مضمر ہے اور کتنے سادہ ہیں وہ لوگ جو اتباعِ سنّت تو اختیار نہیں کرتے مگر مختلف دروازوں پہ سکون کی خاطر دھکے کھاتے رہتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو یہ نعمت یعنی اتباعِ رسالتؐ جسے تقویٰ کا عظیم نام دیا گیا ہے نصیب ہوتی ہے۔ ان کا گھر تو جنّت ہے جس کے نیچے سدا نہریں جاری ہیں جس کے پھل اَبدی اور سائے ہمیشہ کے لیے ہیں یہی جنّت ان کی دُنیا کی زندگی میں بھی رس گھولتی رہتی ہے اور انہیں سکون و اطمینان کی لازوال دولت نصیب ہوتی ہے اور دُنیا سے جانے کے بعد تو یہی نیک بندوں کا مسکن ہے اور کفّار کا ٹھکانہ جہنّم ہے جس کی چنگاریاں ان کی دُنیا کی زندگی کو بھی زخم زخم کرتی رہتی ہیں۔ آپؐ سے پہلے جو اہلِ کتاب تھے اور واقعی کتاب پہ ایمان تھا اُنہیں تو آپؐ کی تعلیمات سے ازحد مسرت ہوئی اور فوراً ایمان لے آئے مگر بعض فرقے ان میں بھی ایسے نکلے جن کو بعض اُمور پر ایمان لانے میں تردّد ہے کہ ان کی کتاب کے مطابق نہیں تو فرما دیجئے کہ اصول میں تو اختلاف نہیں جیسے توحید کہ مجھے بھی یہی حکم ہے کہ اللہ کی عبادت کروں جس کا کوئی شریک نہیں۔ دوسرا رکن رسالت ہے جس کے لیے مجھے بھی دعوت الی اللہ ہی کا حکم ہے اور مَیں وہی کچھ کر رہا ہوں جو پہلے نبی کرتے تھے۔ تیسرا رکن معاد اور آخرت ہے جس میں میرا ایمان بھی وہی ہے۔ دعوت بھی وہی کہ سب کو لوٹ کر اس کی بارگاہ میں جانا ہے جہاں جواب دینا ہوگا تو مذاہبِ حقہ میں اصُول تو ایک ہی ہیں۔ فروعات ہر زمانے اور ہر اُمّت کی رعایت

اور ضرورت کے مطابق ہیں جیسے تمہاری کتب دوسری زبانوں میں تھیں مگر یہ کتاب عربی زبان میں ہے تو اسے اختلاف کی بنیاد بنانا دُرست نہیں ہاں یہ حق ہے کہ آپ کے پاس تو علوم حقّہ ہیں اللہ کی وحی ہے لہٰذا انہیں آپؐ کا اتباع کرنا چاہیئے۔

رواداری

یہ دُرست نہیں کہ آپ وحی الٰہی کو چھوڑ کر ان کی باتوں پہ کان دھریں اگر ایسا ہو جو کہ ناممکن ہے تو پھر آپ کو کوئی بھی اللہ کی گرفت سے بچانے والا نہ مل سکے گا نہ کوئی حمایتی یہ حکم جب آپؐ کے لیے ہے تو واضح ہو گیا کہ کفر کے ساتھ سمجھوتہ دین پر یعنی اسلام کے مقابل ان کی بعض باتیں قبول کر کے اسے رواداری کہنا سراسر ظلم ہے اور حق وہی ہے جس کی دعوتِ اسلام دیتا ہے اس پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔

رکوع نمبر ۶ — آیات ۳۸ تا ۴۳ — وما اُبرّی ۱۳/۱۲

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ
جَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۚ وَمَا
كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِاٰيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ
اللّٰهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗ
أُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾
وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾
وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ
جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَ
سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
ع وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تھے اور ان کو بیبیاں اور اولاد بھی دی تھی۔ اور کسی پیغمبر کے اختیار کی بات نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لائے۔ ہر حکم (قضا) (کتاب میں) مرقوم ہے ﴿۳۸﴾
خدا جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے ﴿۳۹﴾
اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھائیں (یعنی تمہارے روبرو ان پر نازل کریں) یا تمہاری مدت حیات پوری کر دیں (یعنی تمہارے انتقال کے بعد عذاب بھیجیں) تو تمہارا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے ﴿۴۰﴾
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ اور خدا (جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں۔ اور وہ جلد حساب لینے والا ہے ﴿۴۱﴾
جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتیری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال تو سب اللہ ہی کی ہے۔ ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہے وہ اسے جانتا ہے۔ اور کافر جلد معلوم کریں گے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کے لیے ہے ﴿۴۲﴾
اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم (خدا کے) رسول نہیں ہو۔ کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (آسمانی) کا علم ہے گواہ کافی ہیں ﴿۴۳﴾

38. And verily We sent messengers (to mankind) before thee, and We appointed for them wives and offspring, and it was not (given) to any messenger that he should bring a portent save by Allah's leave. For everything there is a time prescribed.

39. Allah effaceth what He will, and establisheth (what He will), and with Him is source of ordinance.

40. Whether We let thee see something of that which We have promised them, or make thee die (before its happening), thine is but conveyance (of the message), Ours the reckoning.

41. See they not how We visit the land, reducing it of its outlying parts? (When) Allah doometh there is none that can postpone His doom, and He is swift at reckoning.

42. Those who were before them plotted; but all plotting is Allah's. He knoweth that which each soul earneth. The disbelievers will come to know for whom will be the sequel of the (heavenly) Home.

43. They who disbelieve say: Thou art no messenger (of Allah). Say: Allah, and whosoever hath true knowledge of the Scripture, is sufficient witness between me and you.

اسرار و معارف

پ ۱۳ - ع ۱۲ - وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ ..... ۳۸ تا ۴۳

کفّار کا یہ خیال بھی محض باطل ہے کہ نبی اور رسُول تو اگر فرشتہ نہ ہو تو فرشتہ کی مانند اس کی کوئی بیوی یا اولاد نہ ہو گھر بار نہ ہو جیسے آجکل کے جُہلا کا ولایت کے بارے ایسا ہی گمان ہے قرآنِ حکیم نے متعدّد مقامات پر اس کا جواب ارشاد فرمایا ہے جن میں ایک مقام یہ بھی ہے کہ نبی بھی عام انسان کی زندگی گذارتا ہے اور سرد و گرم زمانہ برداشت کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ بیوی بچّے گھربار دوست دشمن سب معاملات اس کے ساتھ بھی ہوتے ہیں تب ہی وُہ قابلِ اتباع ہوتا ہے کہ دُوسرے لوگوں کے ساتھ بھی یہی مسائل ہوتے ہیں جن کے باعث وہ اللہ کی اطاعت نہیں کر پاتے مگر نبی کی حیاتِ مُبارکہ اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ ان سب حالات کے ساتھ اللہ کی اطاعت ہی بہترین طرزِ حیات ہے اگر کفّار کو آپ کے تعددِ ازواج پہ اعتراض ہے تو آپ سے پہلے جو نبی گذرے جن میں سے بعض کو یہ مانتے بھی ہیں وہ سب بھی تو صاحبِ اولاد بھی تھے اور ان کی متعدّد بیویاں بھی تھیں۔ اور رسالت و نبوّت کا کمال بھی یہی ہے کہ عام حالاتِ زندگی سے گذرتے ہوئے اللہ کی اطاعت پورے خلوص سے کی جائے نہ یہ کہ جہاں کوئی بات مشکل لگے وہاں اپنی طرف سے دین گھڑ لیا جائے یا کسی عجیب بات کا ظہُور ہو جائے یاد رکھو کوئی نبی نہ تو اپنی طرف سے کوئی ایک آیت بناتا ہے نہ کوئی معجزہ دکھاتا ہے بلکہ یہ سب اللہ کریم کے اپنے دستِ قدرت میں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ بھی اچانک نہیں کرتا بلکہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس نے اُمور طے کر دیئے ہیں۔ اور ہر کام ہر بات اور اس کا موقع و محل، لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھّا ہُوا ہے۔

اگر کوئی حکم تبدیل ہوتا ہے یا آیت منسوخ ہوتی ہے اور نئی نازل ہوتی ہے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ اللہ کریم کو اچانک علم ہُوا اور تبدیلی کر دی بلکہ وہ ازل سے جانتا ہے کہ کونسا حکم کب تک کے لیے ہے۔ اور کونسی تبدیلی کب کس طرح کی جائے گی وہ جس بات کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

باقی رکھتا ہے کہ اصل کتاب اسی کے پاس ہے جس میں مخلوق کے سارے حالات جو گذر چکے یا گذر رہے ہیں یا آنے والے ہیں درج ہیں اسی طرح کون کب کہاں پیدا ہو گا کون کب ہو گا عمر کیا ہو گی شکل کیا ہو گی کہاں فوت ہو گا یہ سب لوحِ محفوظ میں درج ہے اور اس میں جو تبدیلی ہوتی ہے کہ بعض نیکیاں عمر یا رزق بڑھا دیتی ہیں یا دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہے تو یہ سب بھی اللہ کے علم میں ہے اور بجائے خود یہ بھی ایک تقدیر ہے کہ پہلے سے لوحِ محفوظ میں موجود ہے کہ فلاں شخص کی دُعا فلاں کے حق میں یہ اثر کرے گی اور یہ سب فیصلے اس کے اپنے دستِ قدرت میں ہیں لہٰذا ان سب باتوں کو سمجھنے کے لیے پہلے اس کی قدرتِ کاملہ پہ ایمان ضروری ہے ورنہ انسان مزید اُلجھتا چلا جاتا ہے۔

آپ سے جو وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام کو غلبہ نصیب ہو گا اور مُسلمان رُوئے زمین کی قیادت کریں گے آپ مطمئن رہیئے یہ ضرور ہو گا آپ کے دارِ دُنیا میں تشریف رکھتے ہوئے ہو یا آپ دُنیا سے پردہ فرما جائیں۔ آپ کو اُٹھا لیا جائے تو یہ وعدہ پُورا مگر ایسا ضرور ہو گا اور اس میں آپ کا کام صرف احکامِ الٰہی کو بندوں تک پہنچانا ہے اور بندوں سے حساب لینا یا ان کے اعمال پر دُنیا کے حالات کو مرتّب کرنا مومنین کو فتح اور کفّار کو شکست دینا یہ ہمارا کام ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ کفّار کی ریاستوں کا حدود اربعہ تنگ ہوتا جا رہا ہے اور مُسلمان آئے دن ان کے علاقوں کو فتح کرتے جا رہے ہیں یہ اللہ ہی کی نصرت اور اسی کے وعدہ کے مطابق ہو رہا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بھی اس کے حکم کو روکنے کی جرأت نہیں رکھتا اور وہ جب حساب لیتا ہے تو پھر کوئی دیر نہیں ہوتی۔

فتح و شکست

تو گویا صحابہ کرامؓ کی فتوحات کا اصل سبب اطاعتِ نبویؐ تھی جس پر اللہ نے فتح کا وعدہ فرمایا تھا اور آج ہماری خرابی کی جڑ اتباعِ سنّت سے محرومی ہے اگر آج بھی ہم بحیثیت قوم اسے اختیار کر لیں تو رُوئے زمین کی قیادت و سیادت مسلمان کے ہاتھ آ جائے۔

کفّار اپنی سی تجویزیں کرتے ہیں اور ان سے پہلوں نے بھی بہت تدبیریں کیں۔ مگر سب

تدبیریں بھی تو اللہ ہی کے دستِ قدرت میں ہیں اور کوئی سبب مؤثر بالذات تو ہے نہیں اسباب میں اثر پیدا کرنا تو اس کا اپنا کام ہے اور وہ ہر شخص کے کردار سے واقف ہے لہٰذا وہ جیسا کسی کا کردار ہے ویسے نتائج مرتّب فرماتا ہے گویا ایک تدبیر سے ایک نیک انسان کامیاب ہو سکتا ہے تو دُوسرا اگر بدکار ہے تو اسی تدبیر سے ناکام بھی ہو سکتا ہے کہ اسباب کا نتیجہ بھی انسانی کردار کے سانچے میں ڈھلتا چلا جاتا ہے لہٰذا کفّار کو بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ انجام کار کامیابی کس کے لیے ہے اور آخرت کا بہترین گھر کس کا ٹھکانہ ہے۔

اگر کافر آپؐ کی رسالت کا انکار کریں تو فرما دیجیے کہ میری رسالت تمہارے اقرار کی محتاج نہیں جس ذات بے مثال نے مجھے رسالت سے سرفراز فرمایا ہے وہی میری رسالت کی صداقت پر گواہ بھی ہے یعنی عقلاً بھی میری رسالت کی تصدیق اس کی جانب سے ہو رہی ہے اور اس کی قدرتِ کاملہ سے حالات میری ہی تصدیق کرتے چلے جا رہے ہیں اور وہ اہلِ انصاف علما بھی جو پہلی کتابوں کا علم رکھتے ہیں میری رسالت کی تصدیق کر کے مشرف باسلام ہوئے یہ گواہی نقلاً بھی ہے کہ پہلی کتابوں میں بھی میری رسالت کی تصدیق موجود ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ